چند جواہر پارے

تحریر و ترتیب: مولانا عبد الواحد

بسلسلہ ختم نبوت

O۔ سرکار دو عالم ﷺ فداہ ابی وامی کی امتیازی صفت "خاتم النبیین" ہے۔ عقیدہ ختم نبوت، امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ ایک سو قرآنی آیات اور دو سو کے قریب احادیث شریفہ اس پر شاہد عدل ہیں۔ "ختم نبوت کامل" مصنفہ مرحوم مفتی محمد شفیع صاحب میں یکجا مل سکتی ہیں۔

یہ چند جواہر پارے بھی جو اس عنوان پہ کام کرنے والے مختلف حضرات سے مختلف ذرائع سے ہم تک پہنچے ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔ منکرین ختم نبوت، قصر نبوت میں نقب زنی سے باز نہیں آتے بلکہ اپنی مکروہ مساعی خفیہ طور پر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شاید یہ چند حروف کسی متردد کی ثبات علی الدین کا سبب ہو جائیں۔

O۔ حضور علیہ السلام کے بعد اگر کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو شفقت کا تقاضا تھا کہ آپ ﷺ آنے والے سے امت کو آگاہ فرماتے، کیونکہ حقیقی نبی کو نبی نہ ماننا کفر ہے۔ جیسا کہ غیر نبی کو نبی ماننا کفر ہے۔ تو آپ کا کسی آنے والے سے امت کو آگاہ نہ کرنا۔ اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں اسی لئے مسیلمہ وغیرہ جہنم رسید کئے گئے اور قادیانی کو مرتد قرار دیا گیا۔

O۔ اعلان تکمیل دین کا تقاضا بھی ختم نبوت کا اعلان ہے۔ جب دین مکمل ہے تو کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تکمیل دین کے اعلان کے ساتھ حفاظت کتاب و دین کا وعدہ خود مقتضی ہے کہ مقصد نبوت مکمل، اب جو مدعی نبوت ہو گا وہ دین کیلئے ناقص ہو گا۔

O۔ عمل ارتقاء کا تقاضا بھی ختم نبوت کو مقتضی ہے کیونکہ ہر عمل اپنے منتہے تک پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے سلسلہ نبوت کا آغاز آدم علیہ السلام سے ہوا اور اختتام حضور علیہ السلام پر

O۔ وحدت امت کا قیام بھی عقیدہ ختم نبوت پر ہے۔ "محمد رسول ﷺ کے بعد اگر کسی نئے نبی کا تصور ہو تو ظاہر ہے امت بٹ جائے گی، امت کی شناخت نبی سے ہوتی ہے تو وحدت امت کیلئے کسی نئے نبی کا قصد سم قاتل ہے۔

O۔ نئے نبی کی ضرورت چار صورتوں میں ہوتی ہے۔ (۱) وہاں پہلے نبی کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ (۲) پہلے نبی کی تعلیم ناقص ہو۔ (۳) پہلے نبی کے معاون کے طور پر۔ (۴) پہلے نبی کی تعلیم کو عرصہ گزر چکا ہو اور تعلیم میں تحریف ہو چکی ہو، لیکن ان تمام صورتوں میں سے اب کوئی صورت بھی موجود نہیں (۱) آپ ﷺ کا پیغام ہر جگہ پہنچا، دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں انسانی آبادی ہو اور آپ کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ (۲) خداوند کریم نے تکمیل دین کا خود اعلان فرما دیا۔ (۳) کار نبوت، خیر امت کے سپرد کر دیا گیا، تو اب معاون کیسا؟ بلکہ زندگی کے آخری ایام میں کارہائے نبوت کا بوجھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر ڈالا اور ان کی نیابت و خلافت میں پوری امت کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اسی لئے صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا "اینقص الدین وانا حی"۔

(۴) تعلیم ابدی ہے، کسی خاص زمانہ تک محدود نہیں اور وعدہ حفاظت ہے لہذا محدود وقت کی وجہ سے اور نہ کسی دیگر وجوہات کی بنا پر تحریف کا امکان نہیں۔ بنا بریں کسی تابع اور نئے نبی کی ضرورت نہیں کیونکہ خیر امت اس منصب کو پر کئے ہوئے ہیں۔

O۔ آپ سے پہلے آنے والوں نے اپنے جانے، دوسروں کے آنے کے اشارے کئے اور آپ نے صراحتاً رکاوٹ اور ممانعت کے فرمان جاری کئے۔

O۔ آپ نے نبوت صادقہ کے انقطاع کا فرمان جاری کیا اور دجالوں، کذابوں اور جھوٹے مدعیان نبوت کی آمد اور دعوؤں کی خبر دی۔ کہ اب جو بھی آئے گا، دعوی کرے گا، دجال ہو گا۔

O۔ ہر کثرت کی ایک اکائی ہے اور اس اکائی پر وہ منتہی ہوتی ہے۔ بلاتشبیہ انبیاء علیہم السلام کی کثرت کی اکائی آپ ہیں اور آپ پر نبوت منتہی ہوئی۔

O۔ ہر نبی سے عہد لیا جاتا تھا کہ اپنے بعد آنے والے نبی کے متعلق اپنی امت کو حکم دیں کہ میرے بعد آنے والے نبی کی تصدیق کریں۔ جب کہ آپ ﷺ نے حکم تصدیق کے بجائے دجال اور کاذب ہونے کی بابت بتایا۔

O۔ آپ سے پہلے کسی نبی نے خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

O۔ سب نے بعد میں آنے والے کی بشارت دی آپ نے ممانعت فرمائی۔

O۔ ہر نبی نے قیامت کا ذکر کیا۔ لیکن اتصال کا تذکرہ کسی نے نہیں کیا۔ جب کہ آپ نے فرمایا "بعثت انا والساعۃ کہاتین" معلوم ہوا کہ درمیان میں کوئی نیا نبی نہیں۔

O۔ تمدن کا ارتقاء ہوا تو نبوت بھی ارتقا کو پہنچی، نتیجتاً افراد امت بھی ارتقا کو

پہنچے، تو امت اس قابل ہو گئی کہ کارہائے نبوت کو اور پیغام نبوت کو آگے پہنچا سکے، جب پیغام اور کار نبوت کو سنبھالنے والے موجود ہو گئے تو سلسلہ نبوت ختم ہوا۔ پیغام اور کار نبوت امت کے سپرد ہوا۔ اسی لئے کتاب، زبان بلکہ نبی کی ہر ادا کی حفاظت فرمائی گئی۔

O۔ ہر جگہ "ماانزل من قبلک" پر ایمان ضروری قرار دیا گیا اور من بعد کا کہیں بھی نہیں معلوم ہوا من بعد ہے ہی کوئی نہیں۔ تو آپ ہی خاتم النبیین ہوئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

O۔ کارخانہ ممکنات میں ہر چیز جس کی ابتدا ہے، اس کی انتہا بھی ہے، نبوت کی ابتدا، سیدنا آدم علیہ السلام اور انتہا، سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

O۔ ہر چیز کا ایک مقصد ہوتا ہے اور ہر چیز کی ایک منزل ہوتی ہے جیسا کہ گیس یا بجلی اسے جب کسی مقصد کیلئے کہیں لے جانا ہو تو مقصد روشنی یا گرمی ہے اور منزل مثلاً کراچی ہے تو جہاں سے آغاز ہو گا، روشنی اور گرمی وہیں سے شروع ہو جائے گی اور منزل چونکہ کراچی ہے لہذا اس گیس یا بجلی کو وہاں یعنی کراچی پہنچ کر رک جانا ہے۔ مقصد نبوت ہدایت ہے اور تکمیل مقصد منزل ہے۔ وہی ختم نبوت ہے۔ یہ سلسلہ سیدنا آدم سے شروع ہوا سیدنا نوح علیہ السلام، سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہوتے ہوئے آپ ﷺ پر ختم ہوا کیونکہ سفر نبوت جس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا، اس کی منزل آپ ہے اور آپ ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی۔

O۔ نبوت رحمت ہے جیسا کہ آپ ﷺ بھی رحمت ہیں، جب آپ ﷺ جیسی رحمت دنیا سے اٹھ گئی تو نبوت بھی اٹھ گئی۔

O۔ ایک شئے ایک وقت رحمت دوسرے وقت زحمت، جیسا کہ بارش، خاص مقدار تک رحمت اور جب زیادہ بڑھ جائے تو زحمت، جب دین مکمل تو نبوت ختم۔ اس لئے کہ تکمیل کے بعد اب قیامت تک کیلئے کافی ہے۔ نہ نئے نبی کی ضرورت ہے نہ نئے دین کی ضرورت۔ حضور ﷺ کی نبوت کے بعد اب نبوت بند کیونکہ تمام درجات نبوت آپ ﷺ پر ختم۔ اب آپ کے بعد جو نبوت ہو گی وہ زحمت ہو گی، رحمت نہیں ہو گی۔

O۔ "ولکن رسول اللہ، وخاتم النبیین" رسول صرف ۳۰۰ اور نبی سوالاکھ۔

رسول اور نبی میں فرق ہے نبی دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) کتاب والے انہیں رسول کہتے ہیں (۲) بغیر کتاب کے، انہیں صرف نبی کہتے ہیں جیسا کہ یحکم بھا النبیون فرمایا یعنی پہلے نبی کی کتاب پر عمل کراتے ہیں۔ کتاب تب بدلتی ہے جب شریعت اور مسئلے بدلیں، اس لئے خاتم النبیین فرمایا نہ کہ خاتم الرسل تاکہ تعمیم ہو، کیونکہ ہر رسول نبی ضرور ہوتا ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں، تو تعمیم کا مطلب یہ ہوا کہ آپ خاتم الرسل بھی ہیں اور خاتم النبیین بھی، تو ولکن رسول اللہ کہہ کر آپ کی حیثیت واضح کی کہ آپ کتاب والے نبی ہیں یعنی رسول ہیں اور صفت خاتم النبیین۔ ذکر فرما کر واضح کیا کہ آپ کی کتاب پر عمل کرانے کیلئے بھی اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ یعنی تشریعی، غیر تشریعی دونوں بند۔ نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی رسول!۔

ملاحظہ:۔ تشریعی غیر تشریعی کی اصطلاح محدث ہے۔ قرآن وسنت میں اس کا وجود نہیں منکرین ختم نبوت جس کی رٹ لگاتے ہیں۔